

ایک موعظہ صحابیؓ کی تقظیم کرو، بیشک وہ تم سے بہتر ہیں
مشکوٰۃ ص ۵۴

علیہم الرضوان

مناقب صحابہ کرام

چمائل احادیث

مؤلف: پیر غلام دستگیر نامی رحمۃ اللہ علیہ

تخریج احادیث: علامہ محمد شہزاد مجددی سیفی

سٹی لٹریچر سوسائٹی، ۴۹۔ ریلوے روڈ، لاہور۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

ہیں شان میں اصحابؓ نبیؐ کی
حاصل ہو شفاعت سے اللہ کے نبیؐ کی

چالیس حدیثیں یہ رسولِ عربیؐ کی
جو شخص کرے حفظ انہیں صدق و یقین سے

چہل احادیث رسولِ انام
فی مناقب صحابہ کرام
علیہم الصلوٰۃ والسلام
علیہم الرضوان

مرتبہ
حضرت علامہ پیر غلام دستگیر نامی علیہ الرحمہ

تخریج احادیث
علامہ محمد شہزاد مجتہدی

سنی لٹریچر سوسائٹی
۴۹ ریلوے روڈ لاہور

باسمہ تعالیٰ

بقیہ ان نظر: مجتد و عصر حضرت اخوندزادہ سیف الرحمن دامت برکاتہم پیرارچی
بیادگار: صوفی بے مثل حضرت مرشدی صوفی گندل خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

سلسلہ دستک نمبر 39

نام کتاب: چہل احادیث رسول انام علیہ السلام

مرتبہ: حضرت پیر غلام دستگیر نامی مرحوم و مغفور

اہتمام و اشاعت: علامہ محمد شہزاد مجددی

صفحات: ۴۰

تاریخ اشاعت: جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ / اگست ۲۰۰۳ء

کمپوزنگ: الحجاز کمپوزرز، اسلام پورہ، لاہور #7225944

ناشر: سنی لٹریچر سوسائٹی - ۴۹ - ریلوے روڈ، لاہور

ہدیہ: دعائے خیر بحق معاونین

بیرونی حضرات پانچ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر مفت منگوائیں

سنی لٹریچر سوسائٹی
۴۹ - ریلوے روڈ، لاہور

E MAIL: msmujaddidi@hotmail.com

Ph: 7234068

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

پیشہ گفتار

اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی امت کو بے شمار خصائص اور انعامات سے نواز کر اسے ”خیر امت“ فرمادیا، یوں بہترین رسول کی نسبت کے طفیل یہ امت بہترین امت قرار پائی۔ صد شکر کہ ہم ایسے معصیت شعاروں کا شمار اس خوش نصیب امت میں ہے، جس میں سے ایک گروہ ”رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ“ کے اعزاز سے مشرف ہے۔ کسی کے سر پر ”عَشْرَةَ الْمُبَشِّرِينَ بِالْجَنَّةِ“ کا تاج ہے، تو کوئی ”اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ“ کا بشارت یافتہ ہے۔

خیر القرون کی برکات سے مشرف ہو کر منصب صحابیت پر فائز ہونے والے ان قدسی صفات نفوس حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی شان و عظمت اور فضیلت پر مشتمل چالیس احادیث کا یہ عظیم الشان گلدستہ آج سے تقریباً اڑتالیس سال قبل حضرت پیر غلام دستگیر نامی (م۔ ۱۹۶۱ء) کی ترتیب و تحریک کے ساتھ شائع ہوا تھا۔ حضرت نامی مرحوم کی وجہ شہرت ایک تو ان کے خانقاہ جلیلہ (حضرت عبد الجلیل چوہڑ شاہ بندگی سہروردی) کے متولی اور سجادہ نشین ہونے کے حوالے سے ہے اور دوسرے ان کے حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عزت و ناموس کے محافظ ہونے کے حوالے سے ہے۔

حضرت نامی صاحب کا تاحیات یہ معمول رہا کہ وہ صحابہ کرام اور اہلبیت اطہار علیہم الرضوان کی سیرت و شخصیات اور باہمی تعلق و روابط کو تحریری شکل میں شائع فرما کر عامۃ المسلمین تک پہنچانے کا اہتمام کرتے رہے۔

پیش نظر مطبوعہ کاوش بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، ”سنی لٹریچر کی سوسائٹی“

کے زیر اہتمام اس سے قبل دیگر کتب و رسائل کے علاوہ اربعینیات کے سلسلے میں اربعین سیفی، اربعین فاتحہ اور اربعین حنفیہ جیسی علمی اور مقبول کتب شائع ہو چکی ہیں۔ اب حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان میں یہ ”اربعین فضائل صحابہ“ شائع ہو کر اہل علم کے ہاتھوں میں ہے۔ ہم نے اس کی ترتیب جدید اور صحت طباعت کے علاوہ موجودہ دور کے ذوق علمی اور معیار تحقیق کے پیش نظر تمام احادیث کی تخریج بھی کر دی ہے، تاکہ قارئین باسانی حدیث شریف کے ماخذ تک رسائی حاصل کر سکیں۔ اور تفصیلات جاننے کے خواہشمند حضرات بھی سہولت سے استفادہ علمی کر سکیں۔ اس اربعین میں بعض طویل روایات کو..... الخ کے اشارے کے ساتھ مجملاً نقل کیا گیا ہے جو ان کی موجودگی سے مکمل حدیث شریف کا مطالعہ کرنے کے متمنی حضرات بھی اطمینان محسوس کریں گے۔

حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کی عظمت و بزرگی کے اظہار کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زبان حق ترجمان سے مختلف مواقع پر جو اشارات فرمائے ہیں، اگر انہیں ملحوظ رکھا جائے تو کم از کم ایک صاحب ایمان ان عظیم شخصیات کے خلاف زبان درازی کی جرأت نہیں کر سکتا۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

أَصْحَابِي كُلُّهُمْ عُدُولٌ — میرے تمام صحابہ عادل ہیں۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ اخْتَارَنِي وَأَخْتَارَ لِي أَصْحَابًا۔

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے منتخب کیا اور میرے لیے صحابہ کو منتخب کیا۔

(کتاب السنۃ: ۲/ ۴۸۳)

قرآن پاک میں بھی واضح طور پر اشارے موجود ہیں کہ حضرات صحابہ خصوصاً افضل الصحابہ حضرت سیدنا صدیق اکبر اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہما پہلے ہی سے منتخب تھے۔

سورۃ فتح کے آخری رکوع میں فرمایا:

ذَالِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنْجِيلِ۔

ان لوگوں کی مثالیں توراہ میں بھی ہیں اور انجیل میں بھی ہیں۔

مستدرک حاکم (باب فضائل صحابہ) میں روایت ہے:

ایک یہودی توراہ کا جاننے والا اپنے شاگرد کے ساتھ کھڑا تھا، کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھوڑے پر سوار ہونے کے لیے نکلے۔ جب آپ سوار ہوئے تو ہوا سے آپ کی پنڈلی پر سے تہد کا کپڑا ہٹ گیا۔ تو یہودی عالم نے شاگرد سے کہا:

”وہ دیکھو اس کی پنڈلی پر گول سیاہ نشان ہے، توراہ کے مطابق یہ وہی

شخص ہے جو یروشلم کو فتح کرے گا۔“

الحمد للہ! کل قیامت کو ساری امت کے افراد کے لیے یہ بات باعث فخر ہو گی کہ ہم اس امت سے تعلق رکھتے ہیں جس میں صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسے مردانِ خدا اور برگزیدگانِ دہر شامل ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ ہمیں خلفاء راشدین اور ائمہ طاہرین کی محبت و عقیدت سے سرفراز فرمائے۔ آمین!

احقر العباد

محمد شہزاد مجددی

دارالخلاص، لاہور

۱۸ جمادی الآخر ۱۴۲۲ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ:

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا
بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهَا وَ كُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ شَافِعًا وَ شَهِيدًا -

یعنی جو شخص میری امت کے نفع کے لئے چالیس حدیثیں متعلق امر دین
یاد کرے اسے اللہ تعالیٰ روز قیامت فقیہ اٹھائے گا، اور میں اس دن اس کا
شفیع اور (طاعت پر) گواہ ہوں گا۔

حضور ﷺ کے اس ارشاد پر کئی اصحاب نے مجموعہ چھل حدیث مرتب کر
کے مسلمانوں کے فائدے کے لئے شائع کیا ہے۔ اس وقت صحابہ کرام علیہم الرضوان
کے مناقب کی اشاعت کی بڑی ضرورت ہے اس لئے میں نے حضرت عبدالحق محدث
دہلوی کی قلمی شرح مشکوٰۃ شریف سے جو ہمارے جدی کتب خانہ میں موجود ہے۔
مناقب صحابہ پر مشتمل چالیس حدیثوں کو نقل کیا اور فارسی سے اردو میں مفہوم ادا کر کے
اشعار میں بھی توضیح کر دی تاکہ مسلمان احادیث یاد کر کے حضور علیہ السلام کی شفاعت
سے بہرہ یاب ہوں اور ان کے دلوں میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عظمت نقش
ہو جائے اور کسی دشمن و حاسد کے مٹائے نہ مٹے۔ ہم اس بات پر فخر کرتے ہیں کہ ایک
مستقل حکمران قوم ہیں۔ اسی دعوے کے ساتھ ہم نے اپنی علیحدہ آزاد حکومت کا
مطالبہ کیا اور پاکستان لینے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ پاکستان اس بڑے صغیر ہندوستان کا
ایک حصہ ہے۔ جس پر ہم محمد بن قاسم کے فاتحانہ اقدام سے لے کر ۱۸۵۷ء تک
فرمانروا تھے۔ پھر ہم میں کاہلی اور سستی کے سبب ضعف پیدا ہوا اور ۱۹۴۷ء تک
دوسروں کے غلام رہے خدا بھلا کرے قائد اعظم محمد علی جناح کا جن کی مساعی سے

ہمیں ایک خطہ آزادانہ طور پر زندگی بسر کرنے کے لئے مل گیا۔ گوہم نے اس وقت تک اپنی اصلاح نہیں کی اور ہماری معاشرت ویسی ہی پست اور ناپسندیدہ ہے۔

ہاں یہ ہمارا فخر کرنا کہ ہم ایک حکمران قوم ہیں۔ کس بنا پر ہے کیا ہماری ہفت پشت میں سے کسی نے فتح کا پھریرا دنیا میں اڑایا تھا؟ نہیں یہ فتح کی داغ بیل ڈالنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ جنہوں نے ایمانی قوت سے کام لے کر اور جانیں قربان کر کے پہلے سرزمین عرب کو شرک کی آلائش سے پاک کیا اور پھر اس مرکز اسلام کو دشمنوں کی دست برد سے محفوظ رکھنے کے لئے شمشیر بدست باہر نکلے اور قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں پر تسلط جما کر اسلامی حکومت قائم کی، جس کے آثار اب بھی ایران و عراق و شام و مصر اور افغانستان وغیرہ میں نظر آتے ہیں اور انہی میں ایک نشان پاکستان بھی ہے۔

اگر ہم ایک احسان شناس قوم ہیں۔ تو ہمیں صحابہ کرام کی عزت کرنا اپنا فرض قرار دینا اور معلوم کرنا چاہیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بارے میں ہمیں کیا حکم دیا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے چند، میں نے اس مختصر رسالے میں جمع کر دیئے ہیں۔ یہ رسالہ میں نے پہلے درگاہ حضرت عبدالجلیل قطب العالم عظمہ اللہ تعالیٰ اہوری کی طرف سے ۱۹۴۰ء میں شائع کر کے مفت تقسیم کیا پھر قریشی بک ایجنسی نے پھوپھوایا، پھر یہ رسالہ شمس الاسلام بھیرہ اور رضوان لاہور وغیرہ نے نقل کر کے ان چھل احادیث کی اشاعت کی۔ اب اسے کارپردازان دین محمدی تاجران کتب لاہور طبع کرا رہے ہیں۔ خدا مسلمانوں کو اس کے مطالعہ کرنے اور بزرگان دین کی عظمت نقش دل کرنے کی توفیق دے اور وہ یقین کر لیں کہ ہماری دنیا میں عزت و توقیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کوششوں کی مرہون منت ہے۔

غلام دستگیر ناجی

۲۲ جون ۱۹۵۵ء

متولی اوقاف اشرف محلہ چلہ پیمیاں، لاہور

بمطابق ۲۲ یقعد ۱۳۷۴ھ

مناقب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم

(۱)

خَيْرُ أُمَّتِي قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ (الخ)

یعنی میری امت میں سب سے بہتر میرے اصحاب ہیں، پھر تابعین

پھر تبع تابعین۔ (مشکوٰۃ: ص ۵۵۳) (متفق علیہ)

(نوٹ) صحابہ کا زمانہ ایک سو بیس برس تا بعین کا ایک سو ستر سال اور تبع

تابعین کا دو سو بیس برس تک رہا۔ پھر فلاسفہ اور معتزلہ وغیرہ نے پیدا ہو کر کذب

وخیانت اور بد عہدی سے کام لینا اور مال حرام کھا کھا کر موٹا ہونا شروع کیا۔

نبی سے ملنے والے بالیقین خیر الامم ٹھہرے پھر ان سے ملنے والے اور پھر وہ جو ملے ان سے

(۲)

ایک اور حدیث میں وارد ہے:-

اَكْرَمُوا اصْحَابِي فَاِنَّهُمْ خِيَارُكُمْ۔ (الخ)

میرے صحابہ کی عزت کرو۔ کیونکہ وہ تم سب میں نیک اور برگزیدہ

ہیں۔ (مشکوٰۃ: ص ۵۵۴)

پھر ان کے بعد تابعین اور تبع تابعین کی تکریم بھی لازم ہے:

لَا تَمَسَّ النَّارُ مُسْلِمًا رَانِي أَوْ رَائِي مَنْ رَانِي

(ایضاً: ترمذی، ص: ۲۲۵/۲)

یعنی جس مسلمان نے مجھے یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا، اسے دوزخ کی

آگ نہیں چھوئے گی۔

کرو عزت صحابہ کی کہ وہ تم سب سے ہیں اچھے
پھر ان سے ملنے والوں کی پھر انکی جو ملے ان سے
وہ مسلم آگ سے آزار ہرگز پا نہیں سکتا
نبی ﷺ کو یا صحابہؓ سے کسی کو جس نے ہے دیکھا (نامی)

(۳)

اللَّهُ فِي أَصْحَابِي اللَّهُ فِي أَصْحَابِي
لَا تَتَّخِذُوهُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِي فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّي أَحَبَّهُمْ
وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِي أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ آذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِي وَمَنْ
آذَانِي فَقَدْ آذَى اللَّهَ وَمَنْ آذَى اللَّهَ فَيُوشِكُ أَنْ يَأْخُذَهُ۔

(مشکوٰۃ، ص ۵۵۴، ترمذی، ص ۲۲۵/۲)

یعنی میرے اصحاب کے معاملے میں خدا سے ڈرتے رہو دوبار یہی ارشاد
فرمایا، یعنی ان کا ذکر تعظیم و توقیر سے کرو۔ اور میرے ساتھ ان کی رفاقت کا حق ادا
کرو۔ میرے بعد انہیں دشنام و عیوب کے تیر کا نشانہ نہ بنانا پس جو انہیں دوست رکھے
گا وہ میری دوستی کے لحاظ سے دوست رکھے گا۔ اور جو ان سے دشمنی کرے گا۔ وہ
میرے ساتھ دشمنی رکھنے کی وجہ سے دشمنی رکھے گا جو انہیں رنجیدہ کرے گا۔ وہ یقیناً
مجھے رنجیدہ کرے گا اور جو مجھے رنجیدہ کرے گا۔ وہ یقیناً خدا کو رنجیدہ کرے گا اور جو خدا
کو رنجیدہ کرے گا۔ اسے جلدی ہی خدائے تعالیٰ پکڑے گا اور عذاب دے گا۔

اصحابِ مصطفیٰ سے بغض و حسد جو رکھے حق کے عتاب میں بس اپنے تئیں وہ سمجھے

(۴)

لَا تُسَبُّوا أَصْحَابِي فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا

مَا بَلَغَ مَدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا تَصِيفُهُ -

(مشکوٰۃ، ص ۵۳۳، (متفق علیہ) ترمذی، ص: ۲۲۵/۲)

یعنی میرے اصحاب کو سب (دشنام) نہ دو۔ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ جتنا سونا بھی خیرات کر دے۔ تو وہ ثواب میں صحابی کے ایک مدّ بلکہ نصف مدّ کو بھی نہیں پہنچتا۔

قابل عزت ہیں اصحابِ نبی ﷺ بھول کر بھی تم نہ کرنا ان کی ذمّہ
تم اُحد جتنا بھی دو سونا اگر ہوگا نصف مدّ سے بھی ان کے کم

⑤

أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ فَبَايَهُمْ اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ ○ (مشکوٰۃ، ص: ۵۵۲)

یعنی میرے اصحاب ستاروں کی طرح ہیں ان میں سے جس کی بھی تم پیروی کرو گے راہ پاؤ گے۔

راہ ملتی ہے سب کو تاروں سے اور ہدایت نبی ﷺ کے یاروں سے
ہے صحابہ کی اقتداء میں ہدا جو مخالف چلا تباہ ہوا
پھر فرمایا: إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِينَ يَسُبُّونَ أَصْحَابِي فَقُولُوا لَعْنَةُ

اللَّهِ عَلَىٰ شَرِّكُمْ - (مشکوٰۃ، ص ۵۵۲، ترمذی، ص ۲۲۵/۲)

یعنی جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو میرے اصحاب کو دشنام دے رہے ہیں۔ تو
کہو کہ تمہارے شر پر خدا کی لعنت یعنی اس فعل کے بدلے تم خدا کی رحمت سے دور
رہو۔ عَلَىٰ شَرِّكُمْ میں اشارہ ہے کہ اگر فعل پر لعنت کرے (نہ کہ ذات پر) تو قرین
احتیاط ہے۔

صحابہ پر کسی کو سبّا کرتے تم اگر دیکھو تو کہہ دو تم یہی لعنت خدا کی تیرے شر پر ہو

مناقب

سیدنا ابو بکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ

(۶)

إِنَّ مِنْ أَمَنِ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ أَبُو بَكْرٍ -

یعنی جس نے لوگوں میں سب سے زیادہ اپنی رفاقت اور مال سے مجھ پر

احسان کیا ہے وہ یقیناً ابو بکرؓ ہیں۔ (مشکوٰۃ، ص ۵۵۴) (متفق علیہ)

جس نے تن من دھن سے کی ہے خدمتِ ختم الرسل

ہاں وہ ہے ابو بکرؓ فرش و عرش پر ہے جس کا غل

نیز فرمایا:

مَا لِأَحَدٍ عِنْدَنَا يَدٌ إِلَّا وَقَدْ كَافَيْنَاهُ مَا خَلَا أَبَا بَكْرٍ فَإِنَّ لَهُ

عِنْدَنَا يَدًا يُكَافِيهِ اللَّهُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (الخ)

(مشکوٰۃ، ص: ۵۵۵) (ترمذی، ص: ۲۰۷/۲)

یعنی ہمارے ساتھ جس کسی نے احسان اور نیکی کی ہم نے اس کا عوض دے

دیا۔ سوائے ابو بکرؓ کے۔ اسے اللہ تعالیٰ نیکی اور احسان کی جزا روزِ قیامت دیں گے۔

دیئے ہم نے اوروں کے احسان اتار عوض دے گا ابو بکرؓ کو کردگار

(۷)

لَا يَنْبَغِي لِقَوْمٍ فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَوْمَهُمْ غَيْرُهُ -

(مشکوٰۃ، ص: ۵۵۵) (ترمذی، ص: ۲۰۸/۲)

یعنی (حضور ﷺ نے مرض موت میں حضرت عائشہؓ سے فرمایا) جس قوم

میں ابوبکرؓ ہوں، اُس کے لئے زیبا نہیں کہ ابوبکرؓ کے سوا اس کا کوئی اور امام ہو۔ اسی لئے حضرت علیؓ نے فرمایا تھا کہ:

قَدَّمَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَمْرِ دِينِنَا فَمَنْ الَّذِي
يُوْخِرُكَ فِي دُنْيَانَا۔

اے ابوبکرؓ جب رسول اللہ ﷺ نے آپ کو ہمارے دینی کام میں مقدم رکھا تو آپ کو ہمارے امور دنیا میں موخر رکھنے والا کون؟
نہیں تھا کسی کا حق اور کام کہ صدیقؓ کے ہوتے بنا امام

۸

أَنْتَ صَاحِبِي فِي الْغَارِ وَصَاحِبِي عَلَى الْحَوْضِ۔

یعنی اے ابوبکرؓ تم غارِ ثور میں میرے رفیق تھے اور حوضِ کوثر پر بھی جنت میں میرے ساتھ رہو گے۔ (مشکوٰۃ، ص: ۵۵۵) (ترمذی، ص: ۲۰۸/۲)
غار میں جو تھے محمد ﷺ کے شفیق حوضِ کوثر پر بھی وہ ہوں گے رفیق
پھر فرمایا:
(نامی)

أَمَّا أَنْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ أَوَّلُ مَنْ يُدْخِلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي۔

(مشکوٰۃ، ص: ۵۵۶) (سنن ابی داؤد، رقم: ۳۶۵۲۔ کتاب السنۃ)

یعنی اے ابوبکر! تحقیق تم ہی میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہو گے۔

سب سے پہلے داخل جنت جو ہو گا امتی نام نامی اس کا ہے ابوبکر صدیق نبی ﷺ

۹

أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ

اتى اهل البقيع فيحشرون معي ثم انتظر اهل مكة حتى
أحشروا بين الحرمين۔ (مشکوٰۃ، ص: ۵۵۶) (ترمذی، ص: ۲۱۰/۲)

یعنی قیامت کے دن سب سے پہلے میں زمین سے اٹھوں گا پھر ابو بکرؓ
پھر عمرؓ (جو حضور ﷺ کے ساتھ ہنزروضہ کے اندر انجمن آراہیں۔ نامی) پھر جنت البقیع
کے مدفون (حضرت عثمانؓ ازواج مطہرات نبی کریم ﷺ وغیرہم) میرے ساتھ
قبروں سے اٹھیں گے (یعنی حشر میں سب سے پہلے ان کو حضور انور ﷺ کا جمال
نصیب ہوگا) پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا۔ یہاں تک کہ حرمین (مکہ و مدینہ) کے
درمیان سب میرے پاس جمع ہو جائیں گے۔

مدفون جو حبیب ﷺ خدا کے قریب ہیں۔ دنیا و آخرت میں وہی خوش نصیب ہیں
(نامی)

مناقب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما

(۱۰)

يَا بْنَ الْخَطَّابِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقَيْكَ الشَّيْطَانُ
سَالِكًا فَجَاقِطًا إِلَّا سَلَكَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّكَ۔ (مشکوٰۃ، ص: ۵۵۷، متفق علیہ)
یعنی اے عمر بن خطاب! مجھے اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان
ہے کہ اگر شیطان تجھے کشادہ راہ میں بھی گامزن پائے تو وہ راستہ ہی چھوڑ جاتا ہے۔
جس پر تم چل رہے ہو، یعنی وہ تیرے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔

رسول ﷺ اللہ کا ہم کو یہ خوش خبری سناتا ہے

عمرؓ جس راہ پر ہو اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے

(نامی)

نیز فرمایا: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ۔ (ترمذی، ص ۲۱۰/۲)

یعنی اے عمر! بے شک تجھ سے شیطان خوف کھاتا ہے۔

ہاں عمر فاروق اعظمؓ سایہ رحمان ہے
لرزہ بر اندام اس سے ہر گھڑی شیطان ہے

(۱۱)

إِنَّ اللَّهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهِ۔

یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کے دل و زبان پر حق پیدا کر دیا ہے۔

نبی ﷺ برحق نے کہہ دیا ہے عمرؓ کے حق میں جو عین حق ہے

دل و زبان عمرؓ پر حق ہے نہیں شک اس میں یہ داؤد حق ہے (نامی)

(مشکوٰۃ، ص ۵۵۷، (ترمذی، ۲۰۹/۲، سنن ابی داؤد، کتاب الخراج، رقم: ۲۹۶۱-۲۹۶۲)

(۱۲)

لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بَيْنَ الْخَطَابِ۔

(مشکوٰۃ، ص ۵۵۷، (ترمذی، ۲۰۹/۲)

یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن خطابؓ ہوتا۔

امت کو دے گئے یہ بین خبر نبی ﷺ

ہوتا جو میرے بعد تو ہوتا عمرؓ نبی

(۱۳)

اللَّهُمَّ أَيِّدِ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ۔

یعنی یا اللہ! عمر کو مشرف باسلام کر کے اسلام کی مدد فرما۔

دعا حضرت ﷺ نے کی اسلام لے آئے عمر فوراً
 گری ابداء پہ بجلی سی گئے صدے سے مرفوراً
 اللَّهُمَّ اعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جِهْلِ بْنِ هَشَّامٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ
 الْخَطَّابِ..... (البحر) (مشکوٰۃ، ص: ۵۵۷، رواہ احمد والترمذی، ص: ۲۰۹/۲)

۱۴

أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ سَيِّدَا كَهُولِ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْأَوْلِيَيْنِ
 وَالْآخِرِينَ إِلَّا النَّبِيِّينَ وَالْمُرْسَلِينَ۔

یعنی ابوبکر اور عمر دونوں تمام اگلے پچھلے بوڑھے جنتیوں کے سردار ہیں۔
 سوائے انبیاء و مرسلین کے۔ (مشکوٰۃ ص ۵۶۰، ترمذی: ۲۰۸/۲، ابن ماجہ، رقم: ۱۹۵ المقدمۃ)

نکتہ: شباب کا عہد ۲۳ سال تک اور کہولت کا ۵۱ برس تک شمار کیا گیا
 ہے۔ حسنینؓ کو نو جوانانِ جنت کا سردار فرمایا گیا ہے یہ سرداری دنیوی عمر کے لحاظ سے
 ہے ورنہ بہشت میں کسی کی پیرانہ شکل نہ ہوگی۔

ابوبکر و عمر ہیں جنتی سردار سارے پختہ عمروں کے
 مگر ہاں وہ نہیں سردار نبیوں اور رسولوں کے

۱۵

هَذَاان السَّمْعُ وَالْبَصَرُ۔

یعنی رسول اللہ ﷺ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کو دیکھا اور فرمایا۔ یہ دونوں میرے کان
 اور آنکھیں ہیں۔ (مشکوٰۃ، ص ۵۶۰، ترمذی: ۲۰۸/۲)

کاروین و مسلمین میں میرے یہ سمع و بصر
 سنتے حق ہیں دیکھتے بھی حق ہیں ابوبکرؓ و عمرؓ
 (نامی)

(۱۶)

مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَلَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَوَزِيرَانِ
مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرَائِيلُ
وَمِيكَائِيلُ وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُوبَكْرٌ وَعُمَرُ۔

(مشکوٰۃ، ص ۵۶۰، ترمذی، ص ۲۰۹/۲)

یعنی ہر نبی کے آسمان والوں اور زمین والوں میں سے دو وزیر ہوتے
ہیں۔ میرے آسمانی وزیر جبرائیل و میکائیل ہیں اور زمینی وزیر ابوبکر و عمر ہیں۔ (یعنی
میں ان کی مشاورت سے مہمات الامور سرانجام دیتا ہوں)۔

ادھر جبریل و میکائیل سے ہے مشورہ ان کا
ادھر صدیق اور فاروق سے ہیں انجمن آرا

(۱۷)

فَاقْتَدُوا بِاللَّذِينَ مِنْ بَعْدِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

(مشکوٰۃ، ص ۵۶۰، ترمذی، ص ۲۰۷/۲)

یعنی متابعت اور پیروی کرو میرے بعد ان دونوں کی یعنی ابوبکر اور عمر کی۔
(یہی میرے بعد خلیفہ ہوں گے)۔

کی وصیت یہ رسول حق نے اے مرد سعید
پیروی کرنا ابوبکر و عمر کی میرے بعد (نامی)

(۱۸)

عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَدَخَلَ
الْمَسْجِدَ وَأَبُوبَكْرٌ وَعُمَرُ أَحَدَهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ

شِمَالِهِ وَهُوَ اخِذٌ بِأَيْدِيهِمَا فَقَالَ هَكَذَا نَبَعْتُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

یعنی ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ اپنے حجرے سے نکل کر مسجد میں تشریف لائے اور ابو بکرؓ اور عمرؓ میں سے ایک آپ ﷺ کی دائیں طرف تھا اور دوسرا بائیں جانب اور آپ ﷺ نے ان دونوں کے ہاتھ اپنے دست مبارک میں لئے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ ہم قیامت کے دن اسی طرح اٹھیں گے۔ (مشکوٰۃ، ص ۵۶۰، ترمذی، ص ۲۰۸/۲)

زندگی میں اور بعد از فوت بھی ہیں ابو بکرؓ و عمرؓ یا نبی ﷺ
حشر میں بھی وہ اٹھیں گے ایک ساتھ ہو گا ان کے ہاتھ میں دونوں کا ہاتھ
(نامی)

مناقب سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

(۱۹)

يَا عُثْمَانُ إِنَّهُ لَعَلَّ اللَّهَ يُقِمُّكَ قَمِيصًا فَإِنْ ارَادُوكَ

عَلَى خَلْعِهِ فَلَا تَخْلَعُهُ لَهُمْ۔ (ترمذی، ص ۲۱۱/۲، مشکوٰۃ، ص ۵۶۲)

یعنی اے عثمان! تمہیں خدا تعالیٰ قمیصِ خلافت پہنائے گا۔ پس اگر لوگ اس کے اتارنے کا مطالبہ کریں تو یہ قمیصِ خلافت نہ اتارنا۔

عزیز از جان تھا ان کو رسول اللہ کا فرمان

رہے قائم خلافت پر فدائے عثمانؓ نے کی جان
(نامی)

(۲۰)

فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ الْيُمْنَى هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ

فَضْرَبَ بِهَا عَلَى يَدِهِ وَقَالَ هَذِهِ لِعُثْمَانَ۔ (ترمذی، ص ۲۱۲/۲، بخاری، ص ۵۶۳/۱)

یعنی جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمانؓ کو حدیبیہ سے اپنا سفیر بنا کر مکے بھیجا اور مشہور ہوا کہ وہاں شہید کر دیئے گئے تو ان کا انتقام لینے کے لئے حکم بیعت ہوا یہ بیعت رضوان کے نام سے قرآن میں مذکور ہے۔ اس میں رسول اللہ ﷺ نے اپنے دائیں ہاتھ کو حضرت عثمانؓ کا ہاتھ قرار دیتے ہوئے اس پر اپنا بائیں ہاتھ رکھا اور فرمایا: یہ عثمان کی طرف سے ہے۔

نبی نے ہاتھ اپنے کو کہا یہ دست عثمانؓ ہے
یہ اس میں راز تھا مضمحل کہ بیعت دست عثمانؓ پر
یٰٰذ اللہ کی عزت پائی عثمانؓ نے پیمبر ﷺ سے
سمجھ لیں مومن ایسی جیسے بیعت کی پیمبر ﷺ سے

۲۱

لِكُلِّ نَبِيٍّ رَفِيقٌ وَرَفِيقِي يَعْنِي فِي الْجَنَّةِ عُثْمَانُ -

(مشکوٰۃ، ص ۵۶۱، ترمذی، ص ۲۱۰/۲، ابن ماجہ، رقم: ص ۱۰۹، المقدمة)

یعنی ہر نبی کا ایک رفیق ہوتا ہے اور میرا رفیق جنت میں عثمانؓ ہے۔

ہر نبی کا ایک ہوتا ہے رفیق اور میرا جنت میں عثمانؓ ہے شفیق

۲۲

مَا عَلِيَّ عُثْمَانُ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ - (ترمذی، ص ۲۱۱/۲)

یعنی جیشِ عسرت کی تیاری کے لئے جب تینوں دفعہ حضرت عثمانؓ نے سامان

دینے کے اعلان میں سبقت کی اور تین سواونٹ احلاس (جھولوں) اور آفتاب

(پالانوں) سمیت پیش کئے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے دو دفعہ فرمایا کہ اگر عثمانؓ اس نیکی

کے بعد فرضاً کوئی فعل کر بیٹھے تو نیکی اس کام کا کفارہ ہو جائے گا۔ یعنی اسے کوئی گرفت

نہ ہوگی۔ دوسری حدیث میں یوں وارد ہے:

مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ -

یعنی عثمان آج کے بعد جو کوئی کام بھی کرے اسے کچھ ضرر نہیں۔
حضور ﷺ نے یہ اس وقت مکرر فرمایا۔ جب حضرت عثمانؓ نے اسی لشکر کے
لئے ہزار دینار دیئے۔

جب غمیؓ نے فوج اسلامی کی تنگی دور کی
مَا عَلِيُّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ كِي خَوْشَجْرِي مَلِي
احمد ﷺ مختار نے ماضی عثمانؓ کو کہا
عین نیکی ہے عمل ہر ایک اب عثمانؓ کا

(۲۳)

أُثْبِتُ أُحْدَفَانِمَا عَلِيكَ نَبِيٍّ وَصِدِّيقٍ وَشَهِيدَانِ۔

احمد: رقم ۱۱۶۶۳ (ترمذی، ص: ۵۶۲/۲، بخاری: کتاب المناقب، رقم: ۳۴۲۳۱)

یعنی حضور انور ﷺ ایک دفعہ حضرت ابو بکر صدیقؓ و عمرؓ اور عثمانؓ کے ساتھ
کوہ احد پر چڑھے اور وہ سخت ہلنے لگا۔ حضور انور ﷺ نے اسے ایڑی مار کر فرمایا: اے
أحد! کیوں ہلتا ہے کھم جا تجھ پر نبی ﷺ۔ صدیقؓ اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی
نہیں۔

ثلاثہ صحابہؓ کے حق میں کہا نبی ﷺ نے أحد پر یہ قولِ سدید
ابو بکرؓ صدیقؓ ہیں بالیقین عمرؓ اور عثمانؓ ہیں دونوں شہید
(نامی)

ایک دوسرے موقع پر جب کہ آپ ﷺ حرا پر تھے۔ اور علاوہ چار یار کبار رضی اللہ عنہم
کے طلحہ، زبیر اور سعد رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ تو آپ ﷺ نے جنبشِ کوہ پر فرمایا کہ ٹھہر جا۔ تجھ پر
نبی ﷺ، صدیقؓ اور شہید ہی تو ہیں۔ اس میں چار کی شہادت کی پیش گوئی ہے۔

مناقب

حضرت علیؑ اسد اللہ الغالب

(۲۲)

أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ
بَعْدِي۔ (مشکوٰۃ، ص: ۵۶۳، متفق علیہ)

یعنی جب رسول اللہ ﷺ وہ تبوک پر جاتے ہوئے حضرت علیؑ کو مدینہ میں
بچوں اور عورتوں کے درمیان چھوڑ گئے۔ تو آپؑ نے سمجھا کہ مجھے ناکارہ سمجھ کر جہاد
میں نہیں لے گئے۔ یہ سن کر حضور انور ﷺ نے فرمایا:

اے علیؑ! ”تیری اور میری مثال موسیٰ ہارونؑ کی ہے۔ فرق صرف اتنا
ہے کہ ہارونؑ نبی تھے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔“

(موسیٰ علیہ السلام کو ہ طور پر جاتے ہوئے اپنے بھائی ہارون علیہ السلام کو قوم
میں چھوڑ گئے تھے۔ حضور انور ﷺ اپنے عم زاد علیؑ کو چھوڑ گئے۔ اس سے نہ ہارون
علیہ السلام کی خلافت ثابت ہے۔ نہ علیؑ کی۔ حضرت ہارون علیہ السلام حضرت
موسیٰ علیہ السلام سے چالیس سال پہلے فوت ہوئے۔ حضرت علیؑ کے ذمے صرف
بچوں اور عورتوں کی نگرانی تھی۔ امامت پر ابن اُمّ مکتوم مامور تھے۔

طور پر موسیٰ چڑھے ہارون کو نیچے چھوڑ کر

مصطفیٰ آگے بڑھے حیدر کو پیچھے چھوڑ کر

جب دونوں کو سونپی گئی نگرانی پس ماندگاں
 کس قدر سمجھے گئے ہر دو میں اے مہرباں
 بعدِ موسیٰ تھے خلیفہ وہ نہ یہ بعدِ نبی
 عارضی ڈیوٹی خبرگیری کی دونوں کو ملی
 (نامی)

۲۵

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ (سنن ابن ماجہ: رقم: ۱۲۱، المقدمة)
 (مشکوٰۃ، ص: ۵۶۳، ترمذی، ص: ۲۱۲۲، مسند احمد: رقم: ۶۰۶، مسند علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)
 یعنی جس کا دوست میں علی بھی اس کا دوست ہے۔

ابوبکر و عمر عثمان اور دیگر صحابہ بھی
 نبی کے دوست تھے ان سے علی کو بھی محبت تھی
 نیز فرمایا: أَنْتَ مِنِّي وَأَنَا مِنْكَ۔ (مشکوٰۃ، ص: ۵۶۳، بخاری، ص: ۳۷۲۱)
 یعنی اے علی! تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔

تو مجھ سے ہے میں تجھ سے ہوں تو میں ہوا میں تو ہوا
 نسب و محبت نے علی! ہم دونوں کو اک کر دیا
 من تو شدم تو من شدم من تن شدم تو جاں شدم (نامی)
 تا کس نکوید بعد از من دیگرم تو دیگر

۲۶

فِيكَ مِثْلَ مَنْ عَيْسَى أَبْغَضَتْهُ الْيَهُودُ حَتَّى بَهَتُوا أُمَّه
 وَأَحَبَّتْهُ النَّصْرِيُّ حَتَّى أَنْزَلُوهُ بِالْمَنْزِلَةِ الَّتِي لَيْسَ بِهِ۔
 (مشکوٰۃ، ص: ۵۶۵، مسند احمد: رقم: ۱۳۰۵، مسند علی۔ ابن ماجہ: ۱۱۸۔ مقدمہ)

یعنی اے علی! تیری مثال عیسیٰ کی ہے یہود نے اُن سے دشمنی کی اور ان کی والدہ پر بہتان باندھا۔ اور نصاریٰ نے محبت میں یہاں تک غلو کیا کہ انہیں ایسے درجے پر کھینچ کر لا بٹھایا جو ان کا نہ تھا۔ یعنی خدا اور خدا کا بیٹا بنا دیا۔

خوارج یہود و سبائی نصاریٰ بڑھائیں گھٹائیں بزرگوں کا درجہ سمندر میں افراط و تفریط کی ہے انہوں نے مسیح و علی کو بہایا فقط اہل سنت ہیں اوسط نمط پر وہ ہیں دل سے سب دوستدار صحابہ (نامی)

دیگر صحابہ کرام ﷺ کے مناقب

۲۷

إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ۔

یعنی تحقیق ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے اور میرا حواری (مخلص و مددگار)

زبیر ہے۔ (مشکوٰۃ، ص: ۵۶۵، متفق علیہ)

زبیر جن سے رسول خدا رہے خورسند وہ تھے حضور کی پھوپھی صفیہ کے فرزند

(نامی)

۲۸

يَا سَعْدُ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّي۔ (مشکوٰۃ، ص: ۵۶۵، متفق علیہ)

یعنی حضور انور ﷺ نے غزوہ احد میں جبکہ سعد بن ابی وقاص جو آپ ﷺ کے

کے ماموں لگتے تھے اور جن کے حق میں آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ میرے ماموں

ہیں کوئی ایسا ماموں تو لائے۔ کافروں کو نشانہ تیر بنا رہے تھے تو حضور ﷺ نے فرمایا:

اے سعد! ”تجھ پر میرے ماں باپ قربان تیر مارے جا۔“

سعد کے حق میں حضور نے دعا فرمائی تھی کہ خدا اس کا قادر انداز اور مستجاب

الدعوة بنا دے اس لئے آپ کی دعا اور تیر کا نشانہ ہمیشہ برہدف رہا۔

مقبول ہیں ابرو کے اشارے پہ دعائیں

کیوں تیر کماندار نبوت کا خطا ہو

(رضا)

قربان کریں جس پر یہ اب و اُمّ محمد ﷺ

اس سعد پر اُمت نہ دل و جاں سے فدا ہو؟

(نامی)

۲۹

لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَآمِينَ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ -

(مشکوٰۃ، ص: ۵۶۶، متفق علیہ)

یعنی ہر اُمت میں ایک امین ہوتا ہے اور میری اُمت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے۔

امین اُمت احمد ابو عبیدہ ہیں کہ جن پہ حضرت روح الامین بھی شیدا ہیں

انہی کے حق میں عمر نے تھا صاف فرمایا امین ہوتا تو وہ لائقِ خلافت تھا

کسی کا ذمہ نہیں لیتا ہوں میں بعد اپنے جماعتِ منتخبہ اپنے میں سے خود چُن لئے

(نامی)

۳۰

أَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ

وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَزُبَيْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيدُ ابْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَأَبُو عُبَيْدَةَ ابْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ۔
(ترمذی، ص: ۲۱۵/۲۔ ابن ماجہ، المقدمة رقم: ۱۳۰)

یعنی (۱) ابوبکر رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ (۲) عمر رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ (۳) عثمان رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ (۴) علی رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ (۵) طلحہ رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ (۶) زبیر رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔ (۷) عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بن عوف جنتی ہیں۔ (۸) سعد رضی اللہ عنہ بن ابی وقاص جنتی ہیں۔ (۹) سعید بن زید رضی اللہ عنہ جنتی ہیں اور (۱۰) ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ جنتی ہیں۔

دس وہ قطعی جنتی اصحاب خیر المرسلین
خدمتِ دین سے ہے گویا جن کی جنت زر خرید
ہیں وہ ابوبکر و عمر عثمان و حیدر اور زبیر
بو عبیدہ۔ سعد و طلحہ عبد الرحمن و سعید

(۳۱)

أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُو بَكْرٍ وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللَّهِ عُمَرُ
وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ ابْنِ ثَابِتٍ وَأَقْرَأُهُمْ
أَبِي ابْنُ كَعْبٍ وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مَعَاذُ ابْنِ جَبَلٍ
وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ " وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ۔
(مشکوٰۃ، ص: ۵۶۶، ترمذی، ص: ۲۱۹/۲)

ایک دوسری حدیث میں ہے: وَأَفْضَاؤُهُمْ عَلِيُّ۔ یعنی میری امت میں
امت پر سب سے زیادہ رحیم ابوبکر رضی اللہ عنہ ہیں۔ فرمانِ الہی میں سختی سے عامل عمر رضی اللہ عنہ

ہیں۔ سب سے زیادہ صادق حیا دار عثمان رضی اللہ عنہ ہیں۔ علم وراثت کے سب سے زیادہ عالم زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں۔ سب سے زیادہ عمدہ قاری قرآن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اور حلال حرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہیں۔ ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں (اور مطابق حدیث دیگر) سب سے عمدہ قاضی علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

جو صحابہ میں ہیں اتنی خوبیاں آتی نظر

یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے پاکیزہ صحبت کا اثر

(۳۲)

مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ

فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ ابْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ۔ (ترمذی، ص: ۲۱۵/۲)

یعنی جو شخص شہید کوزمین پر چلتے پھرتے دیکھ کر خوش ہونا چاہے۔ وہ طلحہ بن

عبیدہ رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔

احد میں جسم تھا چھانی کٹا دست مبارک بھی

ہوئے سینہ سپر طلحہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جان قربان کی

بشارت پائی جنت کی شہادت کا ملا مشردہ

عطا کی سپر طلحہ رضی اللہ عنہ کو مولانا سرفرازی

(نامی)

(۳۳)

إِنَّ الَّذِي يَحْتُوا عَلَيْكَ بَعْدِي هُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ اللَّهُمَّ

اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ ابْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيلِ الْجَنَّةِ۔

(ترمذی، ص: ۲۱۶/۲)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو فرمایا کہ میرے بعد جو شخص تمہیں اپنے ہاتھ سے مال دے گا۔ اور تم پر خرچ کرے گا۔ وہ نیکوکار صادق ہے۔ پھر فرمایا: یا اللہ! عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کو بہشتی چشمے سے سیراب کر دے۔

کہا حضور ﷺ نے نیکوکار صادق عبد الرحمن ہے تعالیٰ اللہ ابن عوف کی کیا عزت و شائے ہے نبی و مومنین و امہات مومنین سب خوش وہ قطعی جنتی ہے دشمن اس کا محض شیطان ہے

(۳۴)

إِنَّ ابْنَى هَذَا سَيِّدٌ "وَلَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئْتَيْنِ

عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔ (مشکوٰۃ، ص: ۵۶۹، بخاری، ص: ۳۷۲/۱)

یعنی یہ میرا بیٹا (امام حسن رضی اللہ عنہ) سردار ہے اور شاید اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کرادے۔

حسن رضی اللہ عنہ شہزادہ امن و امان ہے وہ سردار جوانانِ جنان ہے

حسن رضی اللہ عنہ کی صلح جوئی سے ہوا صاف معاویہ رضی اللہ عنہ امیر مومنان ہے

(نامی)

(۳۵)

الْعَبَّاسُ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ۔ (مشکوٰۃ، ص: ۵۷۰، سنن نسائی کبریٰ، مناقب، رقم: ۸۰۷۹)

(دوسری حدیث میں ہے)۔ أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ أَذَى عَمِّي فَقَدْ

أَذَانِي فَإِنَّمَا عَمَّ الرَّجُلُ صِنُوْ أَبِيهِ۔ (ترمذی، ص: ۲۱۷/۲)

یعنی میرے چچا عباس رضی اللہ عنہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ لوگو! جس نے میرے چچا کو دکھ دیا اس نے یقیناً مجھے تکلیف دی۔ حقیقتاً آدمی کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔

حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واضح کر دیا لوگوں پہ یوں مافی الضمیر عباس رضی اللہ عنہ ہے میرا چچا وہ مجھ سے ہے میں اس سے ہوں جس نے اذیت دی اسے اس نے مجھے ہی دکھ دیا عم الرجل ہے مثل اب لاریب بیچوں وچگوں

(۳۶)

مَنْ دَخَلَ دَارَ أَبِي سُفْيَانَ فَهُوَ آمِنٌ۔

یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فتح مکہ پر فرمایا کہ جو شخص ابی سفیان بن حرب کے گھر میں داخل ہوگا، اسے امن ہے۔ (مشکوٰۃ، ص: ۵۷۶، صحیح مسلم، ۱۰۲/۲)

جب ابوسفیان رضی اللہ عنہ مکے کا رئیس عزت افزائی کی خاطر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آمن و مامون ہے وہ شخص جو خدمت اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو گیا مہربانی سے یہ اعلان کر دیا داخل دارِ ابی سفیان رضی اللہ عنہ ہوا

(نامی)

(۳۷)

اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا وَاهْدِ بِهِ۔

یعنی یا اللہ! معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنانے اور اسے لوگوں کی ہدایت کا خدیو بنا۔ (ترمذی: ۲۲۴/۲)

معاویہ رضی اللہ عنہ کیلئے کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا ہوئے وہ کاتبِ وحی اور پھر امیرِ عرب نبی پاک کا ارشاد ہو گیا پورا الہی اس کو بناوے تو ہادی و مہدی حسن رضی اللہ عنہ نے ان کو عجم کی بھی سروری دیدی ہزاروں لاکھوں نے ان سے راہِ ہدایائی (نامی)

۳۸

إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رِيحَانِي مِنَ الدُّنْيَا۔

یعنی تحقیق حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ دونوں دنیا میں میرے ریحان (بمعنی راحت۔ فرزند۔ پھول ہیں) (مشکوٰۃ، ص: ۵۷۰، ترمذی: ۲/۲۱۸)

تہیں ہے شک اس میں حسن رضی اللہ عنہ اور حسین رضی اللہ عنہ تو اسے ہیں میرے میرے دل کا چین

۳۹

آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بَغْضُ الْأَنْصَارِ۔

یعنی انصار سے محبت رکھنا، ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔ (مشکوٰۃ، ص: ۵۷۶، متفق علیہ)

حُبُّ الْأَنْصَارِ ہے بے شبہ نشانِ ایمان بغض ان سے جو رکھنے، ہے وہ منافق شیطان

۴۰

إِنِّي لَأَرْجُو أَنَّ لَا يَدْخُلُ النَّارَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ أَحَدٌ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَّةَ۔

یعنی بے شک میں امیدوار ہوں کہ حاضرینِ بدر و حُدیبیہ میں سے کوئی آتشِ دوزخ میں داخل نہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ، ص: ۵۷۸، مسلم: ۲/۳۰۲)

أحد و بدر و حُدیبیہ میں حاضر تھے جو جتنی سارے وہ اصحاب رضی اللہ عنہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں لوگو (نامی)

دعا بوسیدہ صحابہ کرام

خدا یا طفیل نبی کریم ﷺ !
 طفیل ابوبکر رضی اللہ عنہ یار نبی ﷺ
 عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ کے یارب طفیل
 ہمیں صدق دے اور سطوت بھی دے
 زبیر رضی اللہ عنہ اور طلحہ رضی اللہ عنہ کے یارب طفیل
 عطا ہو ہمیں ایسا قلب و جگر
 جو امت کے تھے بو عبیدہ رضی اللہ عنہ امین
 نبی ﷺ کے چچا جو کہ عباس رضی اللہ عنہ تھے
 صحابی جو تھے عبد الرحمن رضی اللہ عنہ و سعد رضی اللہ عنہ
 طفیل اپنے جراز خالد رضی اللہ عنہ کے حقاً
 طفیل حسن رضی اللہ عنہ جو ہر صلح دے
 عمل کرنا سیکھیں مثال حسین رضی اللہ عنہ
 شہیدان بدر و احد کے طفیل
 معاویہ رضی اللہ عنہ اور عکرمہ رضی اللہ عنہ کے طفیل
 اٹھا پھینکیں باطل کو جوں خار و خس
 محمد ﷺ کے نقش قدم پر چلیں
 صحابہ کا رتبہ ہے سب سے بلند
 منزل۔ مدثر۔ رؤف۔ و رحیم
 کہ ہیں مقتدی جن کے سارے ولی
 علی رضی اللہ عنہ شاہ مرداں کے یارب طفیل
 حیا دے غنادے شجاعت بھی دے
 سعید رضی اللہ عنہ و حمزہ رضی اللہ عنہ کے یارب طفیل
 کہ کر دیں سب اعداء کو زیروزبر
 طفیل ان کے دے خیر دنیا و دین
 طفیل ان کے یارب مصیبت ٹلے
 طفیل ان کے ہوا خیر شرم سعد رضی اللہ عنہ
 ہراک دوڑ میں دے ہمیں تو سبق
 مٹیں سب مسلمانوں کے تفرقے
 نہ برپا کریں مایگاں شور و شین
 ہول اعدائے دین منہزم خیل خیل
 مسلمانوں کو پھراٹھا مثل سیل
 ہراک سو پہ بھاری رہیں ان کے دس
 صحابہ کی عظمت کو قائم رکھیں
 ہیں دنیا و دین میں وہی ارجمند

صحابہ رضی اللہ عنہم نے پھیلا دیا دینِ متین انہی سے پہنچا کہیں سے کہیں
 صحابہ رضی اللہ عنہم نے چمکایا نورِ مبین منور ہوا اس سے روئے زمین
 مطیع صحابہ رضی اللہ عنہم مطیع نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکا ہے بالیقین جنتی

ضروری گزارش

اس رسالہ کے مضامین ہر خواندہ مسلمان چالیس مسلمانوں کے ذہن نشین
 کرائے۔ (غلام دستگیر نامی)

سفینہ اہل بیت و نجوم صحابہ رضی اللہ عنہم

کشتی اہل بیت میں ہم ہو گئے سوار اندھیرا چھا رہا تھا نہ تھا راہ کا پتہ
 گم کردہ رہ سفینہ سواروں کے واسطے بس بن گئے نجوم صحابہ رضی اللہ عنہم دلیل راہ
 خوف و خطر سے بچ کے کنارے لگے جو ہم حل ہو گیا وہی جو تھا پیچیدہ مسئلہ
 ثابت ہوا کہ پارا تر سکتے ہیں جہی پکڑیں جب اہل بیت رضی اللہ عنہم و صحابہ رضی اللہ عنہم کا واسطہ

التماس دعا

جو صاحب اس رسالہ سے مستفید ہوں وہ دعائے خیر کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے
 میری اولاد اور سب مسلمانوں کو بزرگانِ دین کا عقیدت مندر رکھے، اور انہیں مذہب
 حقہ حنفیہ کی تبلیغ و اشاعت کی توفیق عطا فرمائے، اور نوپیدا شدہ فرقوں کے فریب سے
 بچائے۔ آمین!

الملتصر

ابولفضل غلام دستگیر نامی

ماہ صفر ۱۳۷۶ھ

متولی اوقاف اشرف دپیر اصلاح سیکرٹری انجمن تحفظ اوقاف

اسلامیہ (پنجاب) چلہ پبلیاں، لاہور

مختصر تذکرہ صحابہ کرام علیہم الرضوان

رسالہ ہذا میں صحابہ رسول انام علیہم السلام کے مناقب درج ہیں ان کا مختصر ذکر کرنا ضروری ہے جو بخاری شریف اور اکمال فی اسماء الرجال اور کتاب المعارف سے ماخوذ ہے۔ (نامی)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

آپ کا نام نامی عبد اللہ بن عثمان ابو قحافہ ہے، سلسلہ نسب اس طرح ہے۔ عبد اللہ بن عثمان بن عامر بن عمر بن سعد بن تیم بن مرہ (جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جد مشترک ہیں) آپ کو عتیق اس لئے کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ جو یہ چاہتا ہے کہ دوزخ سے آزاد آدمی کو دیکھے وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیکھ لے۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام واقعات زندگی میں شریک حال رہے کبھی جدا نہیں ہوئے۔ جان دے کر بھی گنبد خضرا میں بھی ساتھ۔ آپ مردوں میں سب سے پہلے مسلمان ہیں امور اسلامی میں منہمک رہنے کی وجہ سے اس قدر لاغر ہو گئے کہ چہرے کی رگیں نظر آتیں اور آنکھیں اندر کود بی ہوئی تھیں آپ سفید رنگ تھے اور پیشانی ابھری ہوئی تھی۔ دسمہ اور حنا کا خضاب لگاتے تھے۔ آپ کی چار پشتیں صحابی ہیں۔ یعنی خود۔ والد۔ بیٹا۔ پوتا۔ یہ شرف اور کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جتنی عمر (۶۳ سال) پا کر ۲۲ جمادی الاخریٰ ۱۳ھ کو مطابق ۲۲ اگست ۶۳۶ء مغرب اور عشاء کے درمیان فوت اور ہم پہلوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آسودہ ہوئے۔ نماز جنازہ عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ اور کفن آپ کو حسب وصیت پرانی چادروں کا دیا گیا کہ

مردوں کے لئے یہی بس ہے۔ اکثر آیات قرآن مجید اور احادیث نبوی میں آپ کے فضائل میں وارد ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد جتنے فتنے اُٹھے۔ وہ سب آپ کی ہمت سے مٹ گئے اور اسلام ایک مضبوط چٹان پر کھڑا ہو گیا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول خدا ﷺ کی محبوب اہل بیت صدیق اکبر کی بیٹی تھیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

سلسلہ نسب، حضرت عمر بن خطاب بن نفیل بن عبدالعزی بن قرطہ بن رباح بن عبداللہ بن زراح بن عدی بن کعب (جد مشترک فاروق و محمد مصطفیٰ ﷺ)۔ آپ کو اسلام لانے میں نمر چالیسواں ہے۔ آپ آنحضرت ﷺ کی دعا سے شوکت اسلام کے لئے مشرف باسلام ہوئے اور مسلمانوں کو قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کا مالک بنا دیا۔ آپ سفید رنگت کے دراز قد تھے۔ مجمع میں چلتے تو سوار معلوم ہوتے اور دوسرے پیدل، دونوں ہاتھوں سے یکساں کام کرتے تھے۔ داڑھی میں مہندی کا خضاب کیا کرتے۔ آپ کے اسلام لانے سے اسلام ظاہر ہوا اور بارگاہ نبوی ﷺ سے فاروق کا خطاب ملا۔ ساڑھے دس برس خلافت کرنے کے بعد ایک مجوسی غلام ابولولو کے مسجد میں خفیہ بزدلانہ حملہ سے ۲۶ رذوالحجہ ۲۳ھ کو زخمی اور یکم محرم ۲۴ھ کو صدیق اکبر کے ہم پہلو سبز گنبد نبوی ﷺ میں ہم عمر نبی کریم ﷺ آرام فرما ہوئے۔ آپ کی صاحبزادی سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ام المومنین زوجہ نبی کریم ﷺ تھیں۔ اور بیویوں میں سے ایک سیدہ ام کلثوم بنت علی وفاطمہ رضی اللہ عنہم تھیں۔

حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان ذوالنورین بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبدالشمس

بن عبد مناف (جد مشترک عثمان و حضرت محمد ﷺ) حلیہ :- میانہ قد۔ خوبصورت اور ہنس مکھ بزرگ تھے۔ داڑھی گھنی اور بڑی۔ رنگ گندمی۔ موئے سر بکثرت تھے۔ قدیم الاسلام بزرگ ہیں۔ غنی مشہور جن کی دولت مندی دین اسلام اور مسلمانوں کے آرام و آسائش میں صرف ہوئی۔ رسول کریم کی پھوپھی زاد بہن کے بیٹے اور حضور ﷺ کے دہرے داماد ہونے کی وجہ سے ذوالنورین کہلائے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سلسلہ فتوحات کو کابل کی سرحدوں تک بڑھایا۔ بحری جہازوں کا بیڑہ بنا کر قیصر روم کا بیڑا غرق کیا۔ آخر ابن سبا کے بہکائے ہوئے مصری باغیوں کے ہاتھوں بیس دن محصور رہ کر قرآن پڑھتے ہوئے ۱۸ رذوالحجہ ۳۵ھ کو شہید اور اپنے خرید کردہ قطعہ زمین جشن کوکب (کوکب کے باغ) میں جو جنت البقیع میں شامل تھا دفن ہوئے ان کے بے گناہ قتل کی شامت مسلمانوں پر پڑی اور قتل و خونریزی نہ رکی۔ جب تک کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ برسر اقتدار ہوئے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ

حضرت علی بن ابی طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم (جد مشترک) آپ حضرت عثمان کی طرح آنحضرت ﷺ کے داماد تھے۔ حضور ﷺ کی چوتھی صاحبزادی سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کے نکاح میں تھیں۔ اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی طرح رسول خدا ﷺ کی خدمت میں حاضر رہے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد خلیفہ ہوئے۔ مزبور خلافت (مدینہ) چھوڑ کر کوفہ جا رہے۔ عمر کے باقی چار سے زیادہ سال خانہ جنگی میں گزر گئے۔ آخر ایک شیعوں سے خارج شدہ شخص عبدالرحمن ابن ملجم کے ہاتھوں ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ کو در مسجد پر زخمی اور شہید ہوئے۔ قبر خارجیوں کی بے ادبی

کے خوف سے چھپادی گئی۔ اس لئے مدفن کے متعلق بڑا اختلاف ہے۔ آپ نے اپنے عزیز دوستوں (ابوبکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ) جتنی عمر (۶۳ سال) پائی۔ حلیہ میں اختلاف ہے۔ واقدی کا بیان ہے کہ گہرے گندمی رنگ تو ندوالے۔ آنکھیں بڑی، اصح (جس کے سر کے اگلے حصے میں بال نہ ہوں) اور بہت ٹائٹے تھے۔ (کتاب المعارف، ص ۱۲۹) ملا باقر مجلسی نے بھی کچھ ایسا ہی حلیہ لکھا ہے۔

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ

حضرت زبیر بن عوام بن خویلد بن اسد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی (مشترک جد) آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی سیدہ صفیہ بنت عبدالمطلب کے بیٹے اور ام المومنین حضرت خدیجہ کے بھتیجے تھے۔ زبیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حواری اور مجلس شوریٰ کے ایک ممبر تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو گھوڑے کے دوڑنے کے برابر زمین عطا کی تھی۔ سیدہ اسماء سلمہا اللہ بنت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ان کی بیوی تھیں۔ جن سے حضرت عبداللہ ہجرت کے بیس مہینے بعد پیدا ہوئے۔ حجاز۔ عراق۔ یمن۔ مصر۔ پر قبضہ کیا اور نو برس تک خلیفہ رہے۔ آخر حجاج کے مقابلے میں ۷۳ سال کے سن میں شہید ہوئے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ بھی سیدہ عائشہ سلمہا اللہ کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے بے گناہ خون کے قصاص میں شریک تھے۔ ابن جریر شقی نے ان کو اس خیال سے کہ علی رضی اللہ عنہ خوش ہوں گے، نہایت بزدلی سے اس وقت شہید کیا جبکہ نماز میں مشغول تھے۔ مگر حضرت موصوف نے قاتل کو دوزخ کی بشارت دی اور وہ خودکشی کر کے جہنم واصل ہوا۔ یہ جمادی الاولیٰ ۳۶ھ کا واقعہ ہے۔ جبکہ ان کی عمر ۶۲ برس تھی۔ بصرے میں ان کا مزار مشہور ہے۔ حلیہ میانہ قد، دبلے اور گندم رنگ تھے۔ دائرگی میں خضاب

حضرت عثمان ذوالنورین بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبدالمس

نہیں لگاتے تھے۔ قدر از تھا۔ بدن پر بال تھے۔ اہل و عیال میں برکت تھی۔ ماں کی اولاد زبیری کہلاتی ہے۔

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبید اللہ بن عثمان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ (جد مشترک النبی صلی اللہ علیہ وسلم و طلحہ رضی اللہ عنہ) کنیت ابو محمد، مجلس شوریٰ کے ممبر۔ اُحد کے غزوہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کفار کے تیر اپنے ہاتھ پر روکنے سے زخمی ہو گئے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طلحہ رضی اللہ عنہ کے لئے جنت واجب ہو گئی۔ خون سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے مطالبہ میں ۶۲ برس کے سن (جمادی الاولیٰ ۳۶ھ) میں شہید اور قرم کے پل کے پاس دفن ہوئے۔ تیس برس بعد بیٹی عائشہ کو خواب میں قبر میں نبی کی شکایت کی اور جسد مبارک نکال کر گھر واقع بصرہ میں دوبارہ مدفون ہوئے۔ مزار مشہور زیارت گاہ ہے۔ حلیہ رنگ سفید سرخ مائل۔ قدمیانا۔ سینہ فراخ۔ موٹے ہسے فراخ۔ دس لڑکوں اور چار لڑکیوں کے باپ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی زاد چمنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی ایک بیوی تھیں جس کے بطن سے پسر محمد، جمل کی لڑائی میں مقتول ہوئے۔

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن جراح

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ بن جراح بن عبد اللہ بن جراح اپنے دادا کی طرف منسوب ہیں۔ جس کا نام عامر ہے۔ اور جو اولاد حارث بن فہر (مشترک جد) سے ہیں۔ آپ ذوی ہجرتین ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو امین امت کا خطاب دیا تھا۔ بدر میں جب آپ کا باپ کفار کی طرف سے مقابلہ کو نکلا۔ تو آپ نے بڑھ کر اسے قتل کر دیا۔ اُحد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جبین مبارک سے تیر کا پھل نکالتے ہوئے، آپ کے اگلے

دو دانت ٹوٹ گئے تھے۔ اس لئے اہتم یا اقصم؟ کہلائے۔ آپ پھر بھی شریک جہاد رہے۔ حضور ﷺ نے چار مہموں کے سر کرنے کے لئے آپ کو سالار بنا کر بھیجا اور آپ ہمیشہ کامیاب لوٹے۔ عہد صدیق ﷺ میں آپ فتح حمص پر مامور ہوئے اور فتح دمشق کے بعد آپ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے افواجِ شام کا سالار مقرر فرمایا۔ یرموک، حلب اور انطاکیہ کے معرکے آپ ہی نے سر کئے اور تسخیر بیت المقدس کے لئے آپ ہی نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو بلایا تھا۔ آپ ۱۸ھ میں بمقامِ ارون طاعون سے شہید ہوئے۔ اگر آپ زندہ رہتے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ آپ ہی کو اپنا جانشین بناتے۔ لاولد فوت ہوئے۔

حالیہ آپ دُبلے تھے۔ چہرہ پر گوشت کم تھا۔ لمبے کوزہ پشت تھے۔ داڑھی کے بال کم تھے۔ مہندی اور نیل کا خضاب کرتے تھے۔ بدر کی لڑائی میں ۴۱ برس کے تھے۔ وقتِ رحلت عمر ۵۸ برس کی تھی۔

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ بن عوف

حضرت عبدالرحمن بن عوف بن عبدالحارث بن زہرہ بن کلاب (جد مشترک) عبدالرحمن نام رسول اللہ ﷺ نے رکھا، ورنہ جاہلیت کے زمانہ میں نام دادا کے نام پر عبدالحارث تھا۔ آپ کی کنیت ابو محمد تھی۔ سال انتقال ۳۲ھ بمصر ۷۵ سال بعہد حضرت عثمان ذوالنورین۔ آپ کا ترکہ ۱۶ حصے ہو کر تقسیم ہوا۔ ہر لڑکی کے حصے اسی ہزار درہم آئے۔ آپ نے ایک دوا، تیس غلام آزاد کئے تھے۔ جنازہ کی نماز حسب وصیت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ آپ کے دس بیٹے اور چند لڑکیاں تھیں۔ ایک بیٹے ابواسحاق ابراہیم سے سیدہ سکینہ بنت امام حسین رضی اللہ عنہ نے نکاح کیا تھا۔ مگر پھر خلع کرا

لیا۔ حضرت عبدالرحمن بھی مجلس شوریٰ کے رکن تھے۔ آپ نے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے دریافت حال کر کے موخر الذکر کو خلیفہ مقرر کیا تھا۔ جو ۱۲ برس خلیفہ رہے۔ حلیہ یہ ہے۔ کہ لمبے خوبصورت۔ نرم بدن۔ کوزہ پشت۔ سفید سرخی مائل تھے۔ خضاب نہیں کرتے تھے۔ پاؤں بھاری اور انگلیاں موٹی تھیں۔ سر کے بال کانوں کے پیچھے اور ان سے لپٹے ہوئے تھے۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بن مالک بن اہیب بن عبدمناف بن زہرہ بن کلاب (مشترک جد) کنیت ابو اسحق۔ آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے دادا کے بھائی (سفیان) کے نواسے تھے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ سیدہ آمنہ بنت وہب آپ کے والد کی چچا زاد بہن تھیں۔ اسی نسبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ سعد میرے ماموں ہیں۔ کوئی ان ساماموں تو لائے۔ آپ کے دو بھائی عتبہ اور عمیر تھے۔ یہ شہید بدر ہیں۔ اور عتبہ کا بیٹا ہاشم کا نا حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ صفین کی لڑائی میں شامل تھا۔ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کی باہم آویزش میں حصہ لینے سے انکار کر دیا تھا۔ عشرہ مبشرہ میں آپ سب سے پیچھے ۵۵ھ میں بمقام عقیق فوت ہوئے۔ لوگ دس کوس کے فاصلے سے جنازہ کندھوں پر اٹھا کر مدینہ لائے۔ عمر اسی برس کے لگ بھگ ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ دعائے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مستجاب الدعوات اور بڑے قادر انداز تھے۔ فتح فارس کا سہرا آپ کے سر ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو کوفہ کا حاکم بنایا تھا۔ حلیہ :- اوپر کے دھڑ سے نائے (موٹے) بڑے سر اور سخت انگلیوں والے تھے۔ بال گھنگریالے تھے۔ گندم گوں اور لمبے تھے۔ پانچ لڑکوں میں بڑا عمر تھا۔ جو

معرکہ کربلا میں کوفیوں کا سالار تھا۔ اس نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو بوجہ قرابت ۱۰ محرم کی رات تک فیصلہ کرنے کی مہلت دی۔ آپ نے ابن زیاد کے پاس اپنے آپ کو حوالہ کرنا باعثِ عار جانا اور وہمِ محرم کی صبح مطابق ۱۰ اکتوبر ۶۸۰ء بدھ کے دن لڑنے کا فیصلہ فرمایا اور شہید ہوئے۔ یہی غیور مردوں کا شیوہ ہے۔ آخر ابن سعد مختار ثقفی کے حکم سے جو شہیدانِ کربلا کا انتقام لینے کے بہانے سے اٹھا تھا۔ مع پسرِ حفص قتل کیا گیا۔ اور پھر امام حسین رضی اللہ عنہ کے داماد مصعب بن زبیر رضی اللہ عنہ شوہرِ سیکینہ کے ہاتھ سے قتل ہوا۔

حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید

حضرت سعید رضی اللہ عنہ بن زید بن عمرو بن نفیل بن عبدالعزیٰ بن قرط بن رباح بن عبد اللہ بن رزاح بن عدی بن کعب (جد مشترک) نفیل ان کے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دادا تھے۔ زید کو کسی عیسائی نے شام میں قتل کر دیا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی شان میں فرمایا: قیامت کے دن یہ اکیلے ایک امت ہوں گے۔ سعید رضی اللہ عنہ بن زید اپنی کنیت ابوالاعور کیا کرتے تھے۔ مہاجرین اولین میں سے تھے۔ تمام مواقع میں حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ کی زوجہ تھیں۔ جن کی وجہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تھے۔

حلیہ :- آپ کا رنگ گندمی اور قد لمبا تھا۔ بمقامِ عقیق عہدِ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ میں ستر برس کی عمر میں فوت اور جنت البقیع میں ۱۵ھ میں مدفون ہوئے۔ حسبِ بیان ابن قتیبہ آپ کی نسل کوفہ میں بہت ہے۔ ایک بیٹی حسن بن حسن رضی اللہ عنہ بن علی رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں، دوسری منذر بن زبیر رضی اللہ عنہ کے اور تیسری عاصم بن منذر کے عقد میں۔

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ صحرا

حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ صحرا بن حرب بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف (جد مشترک) آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے والد ماجد تھے۔ اور عام الفیل سے دس برس پہلے پیدا ہوئے تھے۔ ایام جاہلیت میں قریش کے بڑے سردار اور صاحب نشان تھے۔ فتح مکہ سے کچھ پہلے مشرف باسلام ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے روز فتح مکہ اعلان فرمایا: ”کہ جو شخص ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے گا۔ اسے امن ہے“۔ آپ حنین کے جہاد میں شریک تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مال غنیمت میں سے سواونٹ اور چالیس اوقیہ چاندی عطا فرمائی تھی۔ ایک آنکھ جہاد طائف میں اور دوسری ایک پتھر کے صدمہ سے یرموک میں پھوٹ گئی۔ مدینہ میں ۳۴ھ میں اٹھاسی برس کے سن میں انتقال فرمایا۔ حضرت ام حبیبہ ام المومنین رملہ نام سلام اللہ علیہا آپ کی صاحبزادی تھیں اور دوسری بیٹی میمونہ کی بیٹی لیلیٰ امام حسین رضی اللہ عنہ کے عقد میں تھیں۔ جس کے لطن سے علی اصغر عبد اللہ پیدا ہوئے۔ ابن قتیبہ نے آپ کے نو بیٹوں اور ان کی اولاد کے اور سات بیٹیوں کے نام لکھے ہیں۔ ابن خلکان متوفی ۶۸۱ء نے وفیات الاعیان میں لکھا ہے کہ شیخ ابوالحسن علی ہنکاری متوفی ۴۸۶ھ حضرت غوث الاعظم کے دادا پیر حضرت ابوسفیان بن حرب کے فرزند عقبہ کی نسل سے تھے۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ از بطن ہند بنت عقبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف (جد مشترک) مکہ معظمہ میں پیدا ہوئے۔ آپ کا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں کچھ حصہ لینا کہیں مذکور نہیں۔ آپ کو کاتب وحی ہونے کا شرف

حاصل ہے۔ آپ نے بیس ہزار درہم دے کر حضور ﷺ کی چادر قصیدہ بردہ والے کعب سے خرید لی تھی۔ آپ بیس سال شام کے والی رہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بمقام صفین جنگ ہو کر صلح ہو گئی۔ بعد شہادت حضرت علی رضی اللہ عنہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے آپ کو تمام مملکت اسلامیہ کا واحد حکمران تسلیم کر لیا۔ چنانچہ آپ بیس برس تک اور وسیع سلطنت اسلامیہ کے کامیاب امیر المؤمنین رہے اور دشمنان اسلام نے جہاں سر اٹھایا منہدم ہوئے۔ آخر آپ ۲۲ رجب ۶۰ھ کو جاں بحق تسلیم ہو گئے۔ قبل از وفات وصیت فرما گئے کہ رحمۃ اللعالمین ﷺ کے موئے مبارک میرے منہ اور ناک میں ڈال کر دفن کرنا جو میری مغفرت کا ذریعہ بنیں۔ آپ کے بعد یزید فرما نروا ہوا۔ جس کے عہد میں کوفیوں کی غداری سے کربلا کا واقعہ جان گداز ہوا۔ جس سے شہداء کی سرخروئی اور کوفیوں کی سیاہ روئی نمایاں ہو گئی۔

نامی

۲۲ شوال ۱۳۷۸ھ

منقبت صدیق اکبر

مقام و مرتبہ دیکھا عجب صدیق اکبر کا
 فرشتوں کے دلوں میں ہے ادب صدیق اکبر کا
 وہ دیکھو ، ”ثانی“ اثنین اذہانی الغار“ کی صورت
 ہے خود مدح سرا قرآن میں رب صدیق اکبر کا
 نبی کے بعد ہے ان کا تصرف ساری امت میں
 عجم صدیق اکبر کا ، عرب صدیق اکبر کا
 خدا نے آپ تعظیم نبی کا حکم فرمایا
 سکھایا مصطفیٰ نے خود ادب صدیق اکبر کا
 نہ ام الخیر جیسی ماں کوئی ہوگی زمانے میں
 نہ ثانی کوئی پیدا ہوگا اب صدیق اکبر کا
 پرے فخر و رعونت سے رہے وہ تاجور ہر دم
 نرالا ہی خلافت میں ہے ڈھب صدیق اکبر کا
 اٹھا کر دیکھئے بے شک قریشی ہاشمی شجرہ
 نبی کے ساتھ ملتا ہے نسب صدیق اکبر کا
 کہاں میں اور کہاں مدح سرائی اللہ والوں کی
 کرم ہے با خدا مجھ پر یہ سب صدیق اکبر کا
 دلوں میں قمقمے شہزاد جل اٹھتے ہیں اُلفت کے
 زباں پہ نام آ جاتا ہے جب صدیق اکبر کا